انھوں نے کہا کہ آنے والی صدی میں توانائی کی پیداوار کے سلسلے میں اس خطے کو اہم مقام حاصل ہوگا۔ چنانچہ امریکہ کی یہ خواہش ہے کہ اس خطے سے ترکی کے راستے یورپ اور مغرب تک تیل اور گیس کی سپلائی کے ذرائع کی تعمیر جلد از جلد مکمل ہو۔ انھوں نے کہا کہ امریکہ علاقے میں ایرانی اثر و رسوخ کے سدّباب کے لیے ہر ممکن وسیلہ بروئے کار لائے گا۔ جیمس کوکز نے اپنے خطاب کے دوران تاجکستان میں جاری خانہ جنگی کا بھی ذکر کیا۔ انھوں نے کہا کہ تاجکستان کی مخدوش صورت حال علاقے میں عدم استحکام کا باعث بن رہی ہے۔ انھوں نے تنازعہ کے اطراف پر زور دیا کہ وہ مذاکرات کے ذریعے اپنے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ تاجکستان کے متحارب اطراف کو خبردار کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ اگر انھوں نے تنازعہ کے حل کے لیے سنجیدہ مذاکرات کی راہ نہ اپنائی تو ان کے ملک کا مستقبل خطرات سے دوچار ہوسکتا ہے۔ جیمس کوکز نے اپنے خطاب میں کرغیزستان کی "جمہوریت پسندی" کو سراہا اور خطے کے بعض دیگر ممالک کی طرف سے سیاسی عدم استحکام کے بہانے جمہوری اصلاحات کی راہ روکنے کے عمل پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

تقریب سے امریکہ کی قومی سلامتی کے سابق مشیر بریزنسکی نے بھی خطاب کیا۔ بریزنسکی نے اس حقیقت پر اطمینان کا اظہار کیا کہ گوناگوں مسائل سے دوچار ہونے کے باوجود علاقے کی نوآزاد ریاستیں اپنی آزادی برقرار رکھنے کی جدوجہد میں کامیاب رہی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ وسطی ایشیا میں "بنیاد پرست اسلام" کے غلبہ کے خدشات بے بنیاد ہیں۔ انھوں نے اعتراف کیا کہ خطے کے مسلم عوام میں اسلامی شعور بیدار ہورہا ہے۔ لیکن اسلامی شعور کی اس بیداری کو انھوں نے ایک مثبت عامل قرار دیا جو، بقول ان کے، علاقائی وحدت و یگانگی کا باعث بنے گا۔

وسطی ایشیا: نظریاتی کشمکش

تاجک تنازعہ - مجوّزہ سربراہی ملاقات

۱۷ سے ۱۹ اکتوبر تک تہران (ایران) میں تاجک حزب اختلاف اور دوشنبہ کی حکومت کے نمائندوں کے درمیان مذاکرات کے متعدد ادوار منعقد ہوئے۔ حزب اختلاف اور حکومتی نمائندوں کے درمیان ان مذاکرات کا مقصد مستقبل قریب میں صدر امام علی رحمانوف اور حزب نہضت اسلامی کے سربراہ سیّد عبد اللہ نوری کے درمیان مجوّزہ سربراہی ملاقات کے لیے ایجنڈہ کو حتمی شکل دینا تھا۔ تاہم دو دن تک جاری رہنے والے مذاکرات میں اس سلسلے میں کوئی پیش رفت نہیں ہوسکی۔ حکومتی نمائندوں نے

حزب اختلاف کی تجاویز کو یکسر مسترد کر دیا۔ حزب اختلاف کے نمائندے سربراہی ملاقات کو نتیجہ خیز بنانے کے لیے قومی مصالحتی کمیٹی کی تشکیل کو اس کے ایجنڈے میں شامل کرنے پر زور دیتے رہے۔ حزب اختلاف کا موقف ہے کہ "قومی مصالحتی کمیٹی" کی تشکیل تاجک تنازعہ کو حل کرنے میں واحد ٹھوس پیش رفت کی حیثیت رکھتی ہے۔ حزب اختلاف کے حلقوں کی تجاویز کے مطابق مجوزہ قومی مصالحتی کمیٹی میں حکومت، حزب اختلاف اور ملک کی دیگر تمام سیاسی قوتوں کو نمائندگی حاصل ہوگی۔ کمیٹی کو عبوری دور کے لیے قانون سازی کی صلاحیتیں حاصل ہوں گی۔ نیز عبوری حکومت کی تشکیل اور ڈیڑھ سے دو سال کے دوران آزادانہ و غیر جانبدارانہ انتخابات کے انعقاد کے لیے مناسب اقدامات کرنے کے اختیارات بھی کمیٹی کو حاصل ہوں گے۔

حزب اختلاف کے حلقوں کے مطابق "قومی مصالحتی کمیٹی" کی تشکیل پر اصولی رضامندی کے بغیر سربراہی ملاقات بے مقصد اور بے نتیجہ ہوگی۔ چنانچہ امکان یہی ہے کہ ماسکو میں مجوزہ سربراہی ملاقات صرف اس صورت میں منعقد ہو سکے گی کہ رحمانوف حکومت حزب اختلاف کی تجاویز پر اصولی رضامندی کا اظہار کر دے۔ دوسری طرف تاجک حکومت مجوزہ سربراہی ملاقات کو صرف جنگ بندی معاہدہ میں توسیع پر دستخطوں تک محدود رکھنا چاہتی ہے۔ دوشنبے کے حکمران کسی بھی ایسی تجویز کو قبول کرنے کے لیے تیار نظر نہیں آتے جس کے نتیجے میں ان کے اقتدار کا تسلسل مشکوک ہو جائے۔ تنازعہ سے متعلق تمام سیاسی اختلافات کے حل کے لیے رحمانوف حکومت "تاجک قومیتوں کی مشاورتی مجلس" کے کانفرنس کے انعقاد کی تجویز پیش کر رہی ہے۔ تاہم مبینہ مشاورتی مجلس کو ملکی آئین کے تحت کسی قسم کے تشریعی یا تنفیذی اختیارات حاصل نہیں ہیں۔

مجوزہ سربراہی ملاقات کو سرکاری ذرائع ابلاغ رحمانوف حکومت کی امن پسندی اور تنازعہ کو سیاسی مذاکرات کے ذریعے حل کرنے میں اس کی گہری دلچسپی کے لیے بطور ثبوت اچھال رہے ہیں۔ تاہم حکومتی مشینری حزب اختلاف سے ہمدردی رکھنے والے عناصر کی سرکوبی میں بدستور پورے زور و شور سے مصروف ہے۔ بڑے پیمانے پر گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔ زیر حراست افراد کی مسخ شدہ لاشیں دارالحکومت کی سڑکوں اور دیگر تفریحی مقامات میں گلنے سڑنے کے لیے چھوڑ دی جاتی ہیں۔ گذشتہ چند ہفتوں کے دوران میں دارالحکومت دوشنبے کے جنوبی علاقوں میں حکومتی ایجنسیوں کی ان ظالمانہ کارروائیوں کے خلاف عوامی مظاہرے بھی ہوئے جنہیں طاقت کے زور پر دبا دیا گیا۔

حزب اختلاف تنازعہ سے متعلق اپنے سیاسی موقف کو مضبوط کرنے اور دوشنبے میں برسر اقتدار حکومت پر دباؤ برقرار رکھنے کے لیے عسکری محاذ پر زیادہ سے زیادہ فتوحات حاصل کرنے میں کوشاں ہے۔ اکتوبر کے اواخر میں حزب اختلاف کی افواج نے ولایت قراتگین اور کوکومول آباد میں کامیاب عسکری کارروائیاں کر کے حکومتی افواج کو قابل لحاظ نقصان پہنچایا۔ ان کارروائیوں کے دوران افسروں سمیت متعدد حکومتی فوجیوں کو قیدی بنا لیا گیا۔